سوال

خاوند کے لیے بد دعا کرنے کا شرعی حکم کیا ہے، اور اس کا کفارہ کیا ہو گا؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

مظلوم کے لیے جائز ہے کہ وہ بغیر کسی زیادتی کے ظالم کے خلاف دعا کر سکتا ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

برائی کے ساتھ آواز بلند کرنے کو اللہ تعالی پسند نہیں فرماتا مگر مظلوم کو اجازت ہے النساء (148).

ابن ابی حاتم نے (416/4) حسن سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"مظلوم کے لیے رخصت دی گئی ہے کہ وہ ظلم کرنے والے کے خلاف دعا کر سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ دعا میں زیادتی نہ ہو"

دیکھیں: تفسیر الطبری (3444/9).

اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تین (اشخاص) کی دعا بلاشک وشبہ قبول ہوتی ہے: مظلوم کی دعا، اور مسافر کی دعا، اور والد کی اپنی اولاد پر"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1905) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

اگر کوئی مسلمان شخص مجھ پر ظلم کرے تو کیا میں اس کے خلاف بد دعا کر سکتا ہوں، اور دعا کیا ہوگی؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

جس شخص پر ظلم وستم ہوا ہو تو وہ مدد ونصرت کے لیے اس کے خلاف بد دعا کر سکتا ہے، اور اس دعا میں وہ ظالم کے خلاف دعا میں زیادتی مت کرے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جو شخص اپنے مظلوم ہونے کے بعد (برابر کا) بدلہ لے لے تو ایسے لوگوں پر (الزام کا) کوئی راستہ نہیں الشوری (43). انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (262/24).

لیکن معافی ودرگزر تقوی کے زیادہ قریب ہے، اور اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور برائی کا بدلہ اس جیسی برائی ہے، اور جو معاف کردے اور اصلاح کرلے اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے، یقینا اللہ سبحانہ وتعالی ظالموں سے محبت نہیں کرتا الشوری (40).

سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اللہ سبحانہ وتعالی نے عفوودرگزر میں اصلاح کی شرط رکھی ہے، یہ اس کی دلیل ہے کہ اگر جرم کرنے والا معافی ودرگزر کے لائق نہیں، اور شرعی مصلحت کا تقصاضا ہو کہ اسے سزا دینی چاہیے تو پھر اس حالت میں یہ معافی کے حکم پر عمل نہیں ہوگا

اور معاف کرنے والے کے لیے اجروثواب رکھنا اسے معافی پر ابھارتا ہے، اور اس کی دعوت دیتا ہے کہ مخلوق کے ساتھ وہ معاملہ کیا جائے جسے اللہ سبحانہ وتعالی پسند فرماتا ہے، جس طرح وہ یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی اسے معاف کردے اس طرح اسے بھی چاہیے کہ وہ دوسرے انسان کو معاف کردے، اور جس طرح وہ پسند کرتا ہے کہ اللہ اس سے درگزر کرے اسے بھی لوگوں سے درگزر کرنی چاہیے، کیونکہ بدلہ جو جنس العمل ہوتا ہے یعنی جیسا کرنا ویسا بھرنا" انتہی

دیکھیں : تفسیر السعدی (760).

امام مسلم رحمہ اللہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"عفوودرگزر کی بنا پر اللہ سبحانہ وتعالی بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2588).

اور امام احمد نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے تو آپ نے فرمایا :

"رحم کرو تم پر بھی رحم کیا جائیگا، اور معاف ودرگزر کرو تو اللہ تعالی بھی تمہیں بخش دے گا"

مسند احمد حدیث نمبر (6505) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (2465) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اور پھر جن افراد میں رشتہ داری اور دوستی ومعاشرت پائی جائے ان کی آپس میں معافی ودرگزر اور بھی یقینی ہوجاتی ہے ؟

اور پھر خاوند اور بیوی سے بڑھ کر دوستی ومحبت کس میں ہوسکتی ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے تو طلاق کے وقت بھی خاوند اور بیوی کو معافی ودرگزر کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے :

اور تمہارا معاف کردینا تقوی سے بہت نزدیک ہے، اور تم آپس کی فضیلت اور بزرگی کو فراموش نہ کرو، یقینا اللہ تعالی تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے البقرۃ (237).

آپ کی خاوند کی اصلاح اور ہدایت کی دعا زیادہ فائدہ مند ہوسکتی ہے، اور اس کے لیے بددعا کرنے سے بہتر ہے کہ اس کی اصلاح اور ہدایت کی دعا کریں

اور رہا اس کا کفارہ : اگر تو آپ اس میں حق پر تھیں یعنی اس نے ظلم کیا تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر آپ دعا میں زیادتی کرکے خود ظالم بن گئی، اور یہ بددعا اس تک پہنچ گئی یا اس نے سن لی ہو تو آپ اپنے خاوند سے معذرت کریں اور اس سے معافی مانگیں

اور اگر اس تک نہیں پہنچی تو آپ کو خاوند کے لیے استغفار کرنی چاہیے

والله اعلم.

الاسلام سوال وجواب

139410